فکر و نظر............ اسلام آباد جلد: ۴۷ شمارہ: ۱

جرح و تعدیل کے اظہار کے لیے جسمانی حرکات کا استعمال

ڈاکٹر سہیل حسن☆

Abstract

Science of the (biographies and grading of the) Narrators of Hadith *('Ilm al-Rijal)* is one of the crucial branches of the Science of *Hadith* Criticism *('Ilm Naqd al-Hadith).* The *Muhaddithun* (Scholars of *Hadith*) have established a very strict criterian for the grading of narrators of *Hadiths* with respect to the level of trustworthiness *('adalah)* of each narrator *(rawi)* determining the acceptability of his/her narration. This unique science developed by the Muslim Scholars of *Hadith* to establish the authenticity *(Sihhah)* of the traditions is non existent with the other faith communities. Though the *Muhaddithun* usually express the trustworthiness *(ta'dil)* or non-trustworthiness *('jarh)* of the narrators using explicit words at times they express it by using body language or movements of various body organs. This paper studies this phenomenon by digging into the voluminous corpus of the works written by the experts of *'Ilm al-Rijal* and collects it under four major categories. This article further attempts to explain the meanings expressed by these various movements of different body organs used by the *Muhaddithun* to express the trustworthiness *(ta'dil)* or non-trustworthiness *('jarh)* of the narrators.

DMHL

محدثین کرام نے احادیث کو پرکھنے کے لیے ایسا سخت نظام تشکیل دیا جس کے ذریعے راویانِ حدیث کو ایک کڑے امتحان میں سے گذرنا پڑتا ہے جسے جرح و تعدیل کہا جاتا ہے، صحابہ کرامؓ کے

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ حدیث، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

بعد آنے والے تمام راویانِ حدیث کے بارے میں نقاد کرام نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور انہی آراء کے ذریعے سے علم الرجال کا فن وجود میں آیا، اور انتہائی ضخیم کتب میں ان تمام راویان حدیث کے حالات زندگی، اساتذہ، شاگرد اور ان کے بارے میں بیان کی گئی آراء جمع کر دی گئی ہیں اور یہ ایسا کارنامہ ہے جس پر اغیار بھی حیرت سے دنگ رہ جاتے ہیں۔

جرح و تعدیل کے اظہار کا عمومی ذریعہ تو زبانی بیان ہے جس میں نقاد کرام اپنی رائے کا اظہار اقوال کے ذریعے بیان کرتے ہیں، کسی بھی راوی کے بارے میں مجموعی آراء کے استعراض کے بعد اس کی قبولیت یا عدم قبولیت کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے، جو کہ ایک اجتہادی عمل ہے جس میں ایک راوی کے بارے میں مختلف آراء ہو سکتی ہیں، لیکن اگر کسی راوی کے بارے میں تمام نقاد کا فیصلہ اثبات یا نفی میں آ جائے تو اس سے اختلاف کرنا مشکل ہوتا ہے۔

جرح و تعدیل کے اظہار کے عمومی ذریعے کے علاوہ دوسرے ذرائع بھی کتب الرجال میں نظر آتے ہیں جس میں کوئی بھی ناقد اپنی جسمانی حرکات مثلاً: زبان کی طرف اشارہ کرنا، سر یا ہاتھ ہلانا، چہرے کے تأثرات، ہاتھ جھٹکنا وغیرہ کے ذریعے سے جرح یا تعدیل کو ظاہر کرتا ہے۔

زیر نظر مقالہ میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ محدثین میں سے جرح و تعدیل کے ماہر نقاد کرام کی جسمانی حرکات پر بحث کی جائے، یہ بحث مندرجہ ذیل نکات پر مبنی ہے:

۱۔ اشاروں اور جسمانی حرکات کے ذریعے سے اظہار

۲۔ مختلف آوازوں کا استعمال

۳۔ چہرے کے تأثرات کے ذریعے سے اظہار

۱۔ اشاروں اور جسمانی حرکات کے ذریعے اظہار

ا۔ **زبان کی طرف اشارہ کرنا:** اگر کسی ناقد سے کسی راوی کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور وہ اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اس سے مفہوم لیا جا سکتا ہے کہ وہ اس کو جھوٹا قرار دے رہا ہے:

> **"ابو عبداللہ احمد بن عیسیٰ بن حسان المصری المعروف بابن التستری قال ابوداؤد: سألت ابن معین عنه فحلف باللّٰه. إنه كذاب، و قال ابو زرعة: ما رأيت أهل مصر يشكون فی أنه. و أشار الی لسانه. كأنه يقول الكذب"(١)**

ب۔ **منہ کی طرف اشارہ کرنا:** بعض حالات میں کسی محدث سے اگر کسی راوی کے بارے میں استفسار

کیا جاتا ہے تو وہ محدث منہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا ایک مفہوم راوی کے جھوٹا ہونے کی طرف اشارہ ہے جیسے نصر بن سلمہ بن شاذان المروزی کے بارے میں ہے:

"قال عبدان: سألت عباسا العنبری عنه فأشار الی فمه قال: ابن عدی: أراد أنه یکذب(۲)،

اور جیسے سلم بن سالم کے بارے میں ذکر ہے کہ:

"قال ابو زرعة: لا یکتب حدیثه کان لا. ثم أومأ بیده الی فمه. یعنی لا یصدق"(۳)

اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اشارہ راوی کی شراب نوشی کی طرف ہو مثلاً عمرو بن مسلم کے بارے میں ہے:

"قال عبدالله بن عبدالحمید: سمعت أحمد یقول: له أشیاء مناکیر، و کانت له علة. أشار ابو عبدالله الی فیه. أی یشرب"(۴)

(عبدالملک بن عبدالحمید کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس کے ہاں منکر اشیاء ہیں اور اس کو ایک بیماری تھی پھر انہوں نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا یعنی وہ پیتا ہے)

ج۔ **ستون کی طرف اشارہ کرنا:** بعض نقاد توثیق کے اظہار کے لیے راوی کو ستون سے مشابہ قرار دیتے ہوئے اشارہ کرتے ہیں جیسا کہ اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم الاحمس البجلی کے بارے میں کہا ہے:

"قال ابو سعید الأشج سمعت ابا خالد الأحمر یقول لعبد الله بن نمیر یا أبا هشام أما تذکر اسماعیل بن ابی خالد وهو یقول: حدثنا قیس هذه الاسطوانه. یعنی فی الثقة"(۵)

(ابو سعید الأشج کہتے ہیں میں نے ابو خالد الأحمر کو عبداللہ بن نمیر سے کہتے ہوئے سنا: اے ابو ہشام کیا تمہیں یاد نہیں کہ اسماعیل بن ابی خالد نے کہا تھا: ہم سے بیان کیا قیس نے یعنی اس ستون نے (یعنی توثیق کے حوالے سے)

د۔ **ہاتھ سے ترازو کا اشارہ کرنا:** بعض نقاد حدیث راوی کے اعتدال اور توازن کا اظہار ترازو سے تشبیہ دے کر کرتے ہیں، جیسے سفیان الثوری نے عبدالملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کہا ہے:

"وقال سفیان الثوری: حدثنی المیزان عبدالملک بن ابی سلیمان و أشار سفیان بیده

كأنه يزن"(٦)

(سفیان الثوری کہتے ہیں: المیزان عبدالملک بن ابی سلیمان نے مجھ سے حدیث بیان کی اور سفیان نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا جیسے کچھ تول رہے ہیں)

ھ۔ **ہاتھ کو سختی سے بند کرنا:** جیسے کہ سفیان الثوری نے سلمہ بن کہیل کی شدت توثیق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو سختی سے بند کیا اور کہا: "**ركن من الأركان**"(۷)

و۔ **ہاتھ ہلانا:** بعض محدثین کسی راوی کے بارے میں سوال کے جواب میں صرف ہاتھ ہلا دیتے ہیں جس کے کئی احتمال ہو سکتے ہیں:

ا۔ راوی کے حالات کے بارے میں لاعلمی: جیسے یحیٰی بن معین نے جعفر الأحمر کے بارے میں ہاتھ ہلایا، ضعیف قرار دیا نہ توثیق کی۔(۸)

۲۔ راوی کے ضعف کی طرف اشارہ: اس صورت حال میں اس راوی کی وہ حدیث قابل قبول ہوگی جس میں وہ ثقہ راویوں کے موافق ہے، اور وہ حدیث ضعیف (منکر ہوگی جس میں وہ ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہو، مثلاً الحسین بن زید بن علی بن الحسین کے بارے میں ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (ابو حاتم) سے اس راوی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہاتھ ہلایا اور الٹا سیدھا کیا یعنی کچھ احادیث معروف ہیں اور کچھ منکر۔(۹)

۳۔ ضعیف جرح کی طرف اشارہ: امام احمد کی یہ عادت تھی کہ وہ راوی کے بارے میں اظہار کرتے ہوئے کہتے تھے "**هو كذا و كذا و يحرك يده**"(**یعنی** وہ راوی یہ ہے وہ ہے اور ہاتھ ہلاتے تھے، یہ ان کی طرف سے معمولی ضعف کا اشارہ ہے۔

۴۔ مؤثر جرح کی طرف اشارہ: عمر بن الولید الشنی کے بارے میں علی بن المدینی کہتے ہیں:

"**سمعت يحيى بن سعيد و ذكر عمر بن الوليد الشني، فقال بيده يحركها كأنه لا يقويه) قال علي: فاسترجعت أنا، فقال: مالك؟ قلت اذا حركت يدك فقد أهلكته عندى، قال: ليس هو عندى ممن أعتمد عليه، و لكنه لا بأس به**"(۱۱)

(میں نے یحیٰی بن سعید کو عمر بن الولید الشنی کا ذکر کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے اپنا ہاتھ ہلایا، جیسے کہ وہ اس کو ضعیف قرار دے رہے ہوں، علی بن المدینی کہتے ہیں کہ میں نے **انا لله و انا اليه راجعون** کہا تو وہ کہنے لگے، کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرے نزدیک آپ کا ہاتھ ہلانا اس کو تباہ کرنا ہے، تو انہوں نے کہا: وہ ان میں سے نہیں ہے جس پر میں

اعتماد کرتا ہوں، پھر بھی وہ کسی حد تک قابل قبول ہے)

یہاں اس روایت میں تو اشارہ سے مراد ضعیف جرح معلوم ہوتی ہے، لیکن ایک اور راوی عمرو بن مسلم الجندی کے ترجمہ میں ہے:

"قال ابن المدینی: سمعت یحییٰ بن سعید ذکر عمرو بن مسلم فحرک یده وقال: ما أری هشام بن حجیر الا أمثل منه، قلت له: أضرب علی حدیث هشام بن حجیر؟ فقال: نعم"(۱۲)

(ابن المدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو عمرو بن مسلم کا ذکر کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے ہاتھ ہلایا، اور کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہشام بن حجیر اس سے بہتر ہے، میں نے پوچھا، کیا ہشام بن حجیر کی حدیث پر قلم پھیر دوں تو انہوں نے کہا ہاں)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہشام بن حجیر جو کہ عمرو بن مسلم سے بہتر ہے، اس کی احادیث غلط قرار دے دیں تو عمرو بن مسلم کا ان کے نزدیک کیا درجہ ہوگا جن کے بارے میں انہوں نے ہاتھ ہلایا تھا؟

ز۔ **سر ہلانا:** کسی راوی کے بارے میں سر ہلا کر جواب دینے سے یہ مفہوم لیا جا سکتا ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے اور قابل قبول نہیں ہے، اور بعض حالات میں یہ اشارہ زبانی رائے کے ساتھ ہوتا ہے اور بعض حالات میں صرف اشارہ۔

"زیاد ابو عمر البصری: قال علی بن المدینی: قلت لیحییٰ ان عبدالرحمن یثبت شیخین من أهل البصرة، قال: من هما؟ قلت: زیاد ابو عمر، قال: فحرک یحیی رأسه، وقال: کان یروی حدیثین أو ثلاثة، ثم جاء بعد بأشیاء و کان شیخا یغفل"(۱۳)

(علی بن المدینی کہتے ہیں، میں نے یحییٰ سے کہا کہ عبدالرحمٰن بصرہ کے دو راویوں کو ثقہ قرار دیتے ہیں، پوچھنے لگے وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: زیاد ابو عمر، کہتے ہیں کہ یحییٰ نے سر ہلایا اور کہا کہ وہ دو یا تین حدیثیں بیان کرتا تھا، پھر بعد میں کچھ اور چیزیں لایا، وہ بُدھو شخص ہے)

یعقوب بن حمید بن کاسب: ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرعۃ سے یعقوب بن حمید کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سر ہلا دیا۔(۱۴)

ح۔ **ہاتھ جھٹکنا:** کسی راوی کے بارے میں ہاتھ جھٹک کر جواب دینے سے یہ مراد لی جا سکتی ہے کہ

اس راوی میں شدید جرح پائی جاتی ہے۔

ابراهیم بن محمد بن عرعره: اس راوی کے بارے میں جب امام احمد سے پوچھا گیا تو اُن کے چہرے کے تأثرات بدل گئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ جھٹکا۔(۱۵) اسی طرح امام احمد نے یحیٰ بن عبدالحمید الحمانی کے بارے میں اظہار کیا۔(۱۶) امام ابو حاتم نے لوط بن یحییٰ ابو مخنف کے بارے میں(۱۷) اور امام دارقطنی نے علی بن سعید بن بشیر الرازی کے بارے میں ہاتھ جھٹک کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔(۱۸)

ط۔ **منہ ٹیڑھا کرنا:** کسی راوی کا ضعف بیان کرنے کے لیے بعض نقاد منہ ٹیڑھا کر کے اظہار کرتے ہیں۔

محمد بن جعفر الهندلی. المعروف بغندر.

قال ابن المدینی: کنت اذا ذکرت غُندرا لیحیی بن سعید عوج فمه کأنه یضعفه"(۱۹)

(ابن المدینی کہتے ہیں: جب بھی میں یحیی بن سعید کے سامنے غندر کا ذکر کرتا تھا تو وہ منہ ٹیڑھا کر لیتے تھے جیسے اس کو ضعیف قرار دے رہے ہوں)

۲۔ مختلف آوازوں کا استعمال

ا۔ **چیخنا:** کسی راوی کے بارے میں ردعمل کے طور پر چیخنا بھی ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

"زکریا بن ابی مریم الشامی: قال ابن ابی حاتم: قلنا لشعبة لقیت زکریا بن ابی مریم سمع بن ابی امامه فجعل یتعجب ثم ذکره فصاح صیحة، قال ابو محمد: دل صیحة شعبة علی أنه لم یرضیٰ زکریا"(۲۰)

(ابن ابی حاتم کہتے ہیں: ہم نے شعبہ سے سوال کیا، کیا زکریا نے ابو امامہ سے سنا ہے؟ تو وہ تعجب کرنے لگے پھر پوچھا گیا تو انہوں نے ایک چیخ ماری، ابو محمد کہتے ہیں: شعبہ کی چیخ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زکریا سے راضی نہیں ہیں۔

ب۔ **ہنسنا:** کسی راوی کے بارے میں استہزائیہ انداز میں ہنسی کے ذریعے جواب دینا اس بات کی علامت ہے کہ وہ ناقد اس راوی سے خوش نہیں ہے۔

"عیسی بن مینا قالون المقریٔ: سئل عنه أحمد بن صالح المصری فضحک، وقال:

تکتبون عن کل أحد"(۲۱)
(احمد بن صالح البصری سے اس راوی کے بارے میں سوال کیا گیا تو وہ ہنس پڑے اور کہا: تم ہر شخص سے روایت لکھ لیتے ہو)

ج: **تھوکنا:** کسی راوی کے ذکر پر تھوکنا اس راوی سے راضی نہ ہونے کی دلیل ہے۔ جیسے خطیب بغدادی نے اپنی کتاب الکفایہ میں ذکر کیا ہے کہ جب یحیٰی بن معین سے حجاج بن الشاعر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے تھوک دیا۔(۲۲)

۳۔ چہرے کے تأثرات

ا۔ **ناگواری کا اظہار:** جیسے کہ ابو نصر التمار، جریر بن حازم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسا شخص آ جاتا جسے وہ حدیث سنانا نہیں چاہتے تو اپنے دانت پر انگلی مارتے اور کہتے أوہ۔(۲۳)

ب۔ **تیوریاں چڑھانا:** کسی راوی کے ذکر پر چہرے کے تأثرات کا بدلنا اور نفرت کا اظہار کرنا اس کے بارے میں اچھی رائے نہ ہونے کی دلیل ہے۔ مثلا: علی بن المدینی کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید سے سیف بن وہب التیمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے تیوریاں چڑھائیں اور کہا، ہلاک ہونے والوں میں سے ایک ہے۔(۲۴)

ج۔ **چہرے کے تأثرات کا بدلنا:** مثال کے طور پر امام احمد کے بارے میں خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں نقل کیا ہے: کہ ان کے سامنے ابراہیم بن عرعرۃ کا ذکر آیا تو ان کا چہرہ بدل گیا اور انہوں نے ہاتھ جھٹکا اور کہا۔ جھوٹ اور بہتان۔(۲۵) لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ تأثر جرح ہی کے لیے مخصوص کیا جائے۔ اس سے بعض حالات میں تعدیل کا مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے، مثلاً ابراہیم بن شماس کہتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح سے النضر بن شمیل کے بارے میں سوال کیا تو ان کا چہرہ بدل گیا اور نظر اٹھا کر کہا: اس کے بڑے شیوخ ہیں، یعنی وہ اس سے راضی نظر آتے تھے۔(۲۶)

مندرجہ بالا تمام معلومات کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ جرح و تعدیل کے اظہار کے لیے زبانی اقوال کے ساتھ ساتھ جسمانی حرکات سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔

۲۔ یہ جرح یا تعدیل اگر زبانی قول کے ساتھ ہو تو اس حرکت کو سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی لیکن

اگر صرف اشارہ ہو تو اس کو سمجھنے کے لیے مزید دقت نظر درکار ہے۔

۳۔ بعض اشارے ایسے ہیں جس سے دونوں مفہوم لیے جا سکتے ہیں، لیکن قرائن کے ذریعے اسے جرح یا تعدیل قرار دیا جا سکتا ہے۔

۴۔ ان اشاروں اور حرکات کو سمجھنے کے لیے دیگر نقادانِ کرام کے کلام سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔

۵۔ بعض اشارے یا حرکات بعض محدثین کے ساتھ مخصوص ہیں اور اس اشارے کے اظہار کے مفہوم کے لیے اس محدث کی اس عادت کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

حوالہ جات

۱۔ الذہبی: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، تاریخ الاسلام و وفیات المشاھیر و الاعلام، ۶۰/۱۸، دارالکتاب العربی لبنان، بیروت ۱۹۸۷ء، ط/۱

ابن حجر: احمد بن علی بن حجر العسقلانی، تھذیب التھذیب، ۵۷/۱، دارالفکر بیروت، ۱۹۸۴ء، ط/۱

۲۔ ابن عدی: عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد، الکامل فی ضعفاء الرجال، ۲۴۹۴/۷، دارالفکر-بیروت، ۱۹۸۸ء، ط/۳

۳۔ الذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۱۸۵/۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۵ء

۴۔ العقیلی: ابوجعفر محمد بن عمر بن موسیٰ ۲۵۹/۳، دارالمکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ۱۹۸۴ء

۵۔ ابن حجر: تھذیب التھذیب ۳۴۷/۸

الذہبی: سیر أعلام النبلاء، ۲۲۲/۷، موسسۃ الرسالۃ، بیروت

ابن ابی حاتم: عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس الرازی، الجرح والتعدیل ۱۰۲/۷، داراحیاء التراث العربی بیروت

۶۔ الذہبی: سیر اعلام النبلاء، ۱۳۳/۱۱

۷۔ ابن حجر تھذیب التھذیب، ۱۳۷/۴

الذہبی: سیر اعلام النبلاء ۳۵۹/۹

ابن ابی حاتم: الجرح والتعدیل ۷۲/۱

۸۔ یحییٰ بن معین: تاریخ ابن معین، روایۃ الدارمی، ص ۸۷، دارالمأمون للتراث، دمشق ۱۴۰۰ھ

۹۔ ابن ابی حاتم: الجرح والتعدیل ۵۳/۳

۱۰۔ الذہبی: میزان الاعتدال، ۵۵۳/۲

۱۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل ۱۳۹/۶

۱۲۔ ایضاً، ۲۶۰/۶

۱۳۔ ابن عدی: الکامل، ۱۰۵۰/۳-1051

۱۴۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل ۲۰۶/۸

۱۵۔ ابن حجر: تہذیب التہذیب ۱۳۵/۱

۱۶۔ العقیلی: الضعفاء الکبیر ۴۱۴/۴

۱۷۔ ابن حجر، لسان المیزان ۴۹۲/۴-۴۹۳۔ تحقیق عبدالفتاح ابو غدہ۔ مکتب المطبوعات الاسلامیہ، دمشق

۱۸۔ الدارقطنی: ابوالحسن علی بن عمر بن احمد، سوالات السہمی للدارقطنی، تحقیق موفق بن عبداللہ بن عبدالقادر، ص ۲۴۵
ابن حجر: لسان المیزان ۴/ ۲۳۱

۱۹۔ ابن حجر: تہذیب التہذیب ۸۶/۹

۲۰۔ ابن ابی حاتم: الجرح والتعدیل ۵۹۲/۳-۵۹۳

۲۱۔ الذہبی، المغنی فی الضعفاء، تحقیق الدکتور نور الدین عتر۔

۲۲۔ الخطیب البغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت، الکفایۃ فی علم الروایۃ، ص ۳۳۱

۲۳۔ الذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۱۷/۱۳

۲۴۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب ۲۶۲/۴

۲۵۔ الخطیب البغدادی: تاریخ بغداد ۵۴/۳

۲۶۔ العقیلی، الضعفاء الکبیر، ۲۹۲/۴

☆☆☆☆☆